عورتوں کے لباس اور زیب وزینت کا معیار

مولوی محمد ابراہیم فضل خالق

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

۱......آج کل عورتوں کی کثرت تنگ اور باریک لباس اور اس طرح ہاف بازو قمیص پہنتی ہیں، شرعاً ایسا لباس پہننا اور اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

۲......عورتوں کے لئے لباس کا معیار کیا ہے یعنی کتنا کھلا ہو، اس طرح گلا کتنا کھلا ہو؟۔

۳......عورت رات کو سونے کے لئے ہاف بازو والا لباس پہن سکتی ہے اور کیا عورت کو سوتے وقت بھی سر پر دوپٹہ کرنا چاہئے؟ وضاحت فرمادیں۔

۴......موجودہ دور میں بیوٹی پارلر سے دلہن کا میک اپ کرانا کیسا ہے؟

۵......عورت کا ناخن بڑھانا، سر کے بال کاٹنا بھنویں بنانا کیسا ہے؟

۶......عورت کا گھر میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟

محمد شعیب ندیم تلہ گنگ چکوال۔

الجواب ومنہ الصدق والصواب

۱......واضح رہے کہ عورتوں کو ایسا لباس پہننا جس سے عورت کا بدن جھلکے یا ایسا چست لباس پہننا جس سے اعضاء کی ساخت ظاہر ہو، حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كأسنمة البخت المائلة لايدخلن الجنة ولايجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا،، (صحيح مسلم ۲/۲۰۵)

ایسے لباس میں نماز نہیں ہوگی، البتہ اگر چست لباس اتنا موٹا ہو کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آتا ہو تو اس میں اگر چہ نماز کا فرض تو ادا ہو جائے گا، مگر مکروہ ہوگا۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

ایسے لباس میں نماز نہیں ہوگی، البتہ اگر چست لباس اتنا موٹا ہو کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آتا ہو تو اس میں اگر چہ نماز کا فرض تو ادا ہو جائے گا، مگر مکروہ ہوگا۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

"وللحرة جميع بدنها حتى شعرها النازل في الاصح خلا الوجه والكفين، فظهر الكف عورة على المذهب والقدمين على المعتمد،،. (۳۷۶/۱)

وفيه ايضاً: (قوله لايصف ما تحته) بان لايرى منه لون البشرة احترازاً عن الرقيق ونحو الزجاج،،. (۳۸۱/۱)

۲۔۳..... عورت ذات کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی ہے کہ اس کا وقار اسی وقت برقرار رہ سکتا ہے جب وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مکمل پردہ میں ہوگی اور اگر وہ اسلامی تعلیمات سے انحراف کرتے ہوئے بلا جھجک اور بلا حجاب غیر مردوں کے سامنے آئے گی تو جہاں اور لوگوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے، وہیں خود اس عورت کے محفوظ رہنے کے امکانات معدوم ہو جاتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان،،. (مشكوة ص: ۲۶۹)

عورت کے اس وقار کو برقرار رکھنے کے لئے شریعت مطہرہ نے اس کے لباس کی بھی کچھ حدود متعین کی ہیں، چنانچہ عورت کو ایسے لباس کے استعمال سے منع کر دیا گیا ہے جس سے اس کا بدن ظاہر ہوتا ہو، جیسا کہ حدیث ہے:

"عن عائشةؓ ان اسماء بنت ابی بكر دخلت على رسول الله ﷺ وعليها ثياب رقاق فاعرض عنها رسول الله ﷺ وقال: يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لم يصلح لها ان يرى منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفه،،.

(سنن ابی داؤد ۲/۲۱۳)

بلکہ باریک لباس پہننے کو برہنہ ہونے کے مثل قرار دے کر اس پر سخت وعید فرمائی ہے، جیسا کہ حدیث ہے:

"عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لايدخلن الجنة ولايجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا،،. (مسلم ۲/۲۰۵)

علامہ ابن حجرؒ نے "فتح الباری" میں نقل کیا ہے:

"وكانت هند لها ازرار في كميها بين اصابعها والمعنى انها كانت تخشى ان

یبدو من جسدها شی لسبب سعة کمیها فکانت تزر ذلک لئلا یبدو منه شی فتدخل فی قوله ﷺ کاسیة عاریة......،، (فتح الباری ۱۰/۳۷۳)

اسی طرح عورت کو اپنا سینہ بھی ڈھانپ کر رکھنا ضروری ہے، قمیص کا گلا اگر اتنا کھلا ہو جس سے سینہ مکمل طور پر نہ چھپتا ہو تو یہ حرام ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دوپٹا کے ذریعے سے جسم کی بناوٹ کو بھی پوشیدہ رکھنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ''سورۃ النور،، میں ارشاد فرماتے ہیں:

''ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن،، (نور: ۳۱)

باقی جہاں تک رات کو سوتے وقت عورت کے لئے ہاف بازو والے لباس کے استعمال اور سر پر دوپٹا نہ لینے کا تعلق ہے تو گو کہ اس کی اجازت ہے لیکن احتیاط بہرحال بہتر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''فی غریب الروایة: یرخص للمرأة کشف الرأس فی منزلها وحدها فاولیٰ ان یجوز لها لبس خمار رقیق یصف تحتها عند محارمها کذا فی القنیة،، (۵/۳۳۲)

۴...... بیوٹی پارلر سے دلہن کا میک اپ کرانا بہت سے مفاسد شرعیہ پر مشتمل ہونے کی بناء پر ناجائز ہے، نیز فضول خرچی اور لغو کام ہے بلکہ ایک قسم کی دھوکہ دہی ہے کہ اپنے اصلی رنگ کو چھپانا اور مصنوعی خوبصورتی کی نمائش کرنا ہے، نیز زیب وزینت کو قدیم طریقے اپنا کر بھی پورا کیا جا سکتا ہے۔

۵......عورتوں کے لئے ناخن بڑھانا، سر کے بال کٹانا بھنویں بنانا حرام ہے، ہاں اگر بھنویں اتنی بڑی ہوں کہ چہرہ بدنما معلوم ہوتا ہو تو پھر ضرورت کے بقدر ان کی درستگی کی گنجائش ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

''من الفطرة حلق العانة وتقلیم الاظفار وقص الشارب،، (بخاری ۲/۸۷۵)

فتاویٰ سراجیہ میں ہے:

''ویستحب قلم الاظفار یوم الجمعة فان رای انه جاوز الحد قبل یوم الجمعة یکره له التاخیر،، (باب المتفرقات ص:۷۷)

ملا علی قاریؒ نے ناخن بڑھانے کا نقصان ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''من کان ظفره طویلاً کان رزقه ضیقاً،، (مرقات: ص: ۲۱۲)

فتاویٰ شامی میں ہے:

''قطعت شعر رأسها اثمت ولعنت زاد فی البزازیة وان باذن الزوج لانه لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، ولذا یحرم علی الزوج قطع لحیة والمعنی المؤثر التشبه بالرجال،، (۶/۴۰۷)

صحیح مسلم میں ہے:

"عن عبد اللہؓ قال: لعن اللّٰہ الواشمات ،والمستوشمات ،والنامصات، والمتنمصات، والمتفلجات للأسنان، المغيرات خلق الله،، (۲۰۵/۲)

وقال الامام النووی تحته:

"اما النامصة :فهي التی تزيل الشعر من الوجه ،والمتنمصة :التی تطلب فعل ذلک بها ،وهذا الفعل حرام...... وان النهی انما هو فی الحواجب وما فی طرف الوجه،، (۲۰۵/۲)

فتاوی شامی میں ہے:

"ولعله محمول علی ما اذا فعلته لتتزين للاجانب، والا فلو کان فی وجهها شعر ينفرز وجها عنها لسببه ففی تحريم ازالته بعد ،لان الزينة للنساء مطلوبة للتحسين، الا ان يحمل علی مالا ضرورة اليه. وفی تبيين المحارم: ازالة الشعر من الوجه حرام ،الا اذا نبت للمرأة لحية او شوارب فلاتحرم ازالته، بل تستحب...... وفی التاتارخانية عن المضمرات: ولابأس باخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يشبه المخنث،، (۳۳۹/۵)

عورت کے لئے ایسی خوشبو کا استعمال جو پھیلتی ہو، حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"وايما امرأة استعطرت فمرت علی قوم ليجدوا من ريحها فهی زانية،، (نسائی ۲۹۲/۱)

البتہ گھر میں شوہر کے لئے خوشبو اور عطر وغیرہ لگانا جائز ہے، ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

"اما اذا کانت عند زوجها فلتطب بما شاء ت،، (مرقات:ص:۲۲۵)

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید دین پوری

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف

کتبہ
محمد ابراہیم فضل خالق
متخصص جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

☆☆....☆☆